رئیس الدین ظہور جعفری کی اگر ابتداء یہ ہے تو نجانے انتہا کیا ہوگی ۔۔ مگر دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں سرریلزم اور علامتی افسانہ نگاری کے جدید فتنوں سے بچائے، کیونکہ یہ اگر اس طرف کو بڑھ گئے تو معاشرے کے عام لوگوں، مردوں، عورتوں اور بچوں کے پاس پڑھنے کے لیے کیا رہ جائے گا؟

نسیم حجازی (ایک مطالعہ)	ترتیب و تدوین: ڈاکٹر تصدق حسین راجا۔ ناشر: قومی کتب خانہ۔ ۱۹ فیروز پور روڈ، لاہور۔ ناول سائز کے تقریباً پانچ سو صفحات، مع رنگین گردپوش۔

قیمت: ساٹھ روپے۔

نسیم حجازی سے میرا ذہنی تعلق بہت قریبی ہے اور ملاقاتیں بھی متعدد بار ہوئیں۔ ایک سیدھا سادا سپاہی مزاج مسلمان ہے جس کی ادیبانہ شان اس کی شخصیت کے یم بیکراں کی سطح پر نہیں دکھائی دیتی۔ خدا گہرائی میں ہے۔

یہ کتاب میرے پاس تبصرہ کے لیے نہیں آئی۔ لیکن جی چاہا کہ دو چار سطریں لکھ دوں۔ نسیم حجازی کی ذات اس لیے ادبی دُنیا میں بے حد اہم ہے کہ اس نے ترقی پسندوں اور مغرب کے مرعوب کن ادبی نظریات کے علمبرداروں کو ایسی بُری شکست دی ہے کہ جس کی وجہ سے سزا دہی کے طور پر دُنیائے ادب کے فسطائیت پسند اکابر تے سے سے نسیم حجازی کے نام کو اپنے ہاں گم کر دیا۔ نہ اس کی کتابوں پر ریویو ہوتے ہیں، نہ اس کے اسلوب اور زبان دفن پر بحثیں ہوتی ہیں۔ اس طرح اُدھر کے لوگوں نے سمجھ لیا کہ گویا نسیم حجازی کہیں ہے ہی نہیں۔ اِدھر یہ عالم کہ یکے بعد دیگرے ناول شائع ہوتے ہیں اور تیزی سے فروخت ہوتے ہیں۔ کئی کئی ایڈیشن شائع ہوتے ہیں اور فوج اور مزدوروں اور ملازموں اور لڑکیوں کی ایک کثیر تعداد متاثر ہوتی ہے۔ ان ناولوں سے اسلامی جذبات کی آبیاری ہو رہی ہے۔ ان کے ذریعے تاریخ کے ابواب سامنے آکر اپنے اسباق پہنچا رہے ہیں۔ نسیم صاحب نے تاریخی واقعات کی بڑی تحقیق کی ہے اور انہیں مسخ نہیں کیا، بہترین عام فہم اور پُر اثر زبان استعمال کی ہے۔ مناظر کی تشکیل اور واقعات کے اندر چھوٹے چھوٹے خلا تلاش کر کے ان میں ہلکا سا پاکیزہ رومان شامل کر دینا نسیم صاحب کا کمال ہے۔

زیر نظر کتاب میں ان کی شخصیت اور ان کی سوانح، ان کے گھر کے احوال، ان کے کام کرنے کے طریقے غرض ہر ضروری پہلو پر بہت اچھی روشنی ڈالی گئی ہے۔